سیاسی آزادی

روسی مسلمان موقع کو گرفت میں لیتے ہیں

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سوویت یونین کے مختلف حصوں سے کچھ مسلمان روسی شہر استراخان میں اکھٹے ہوئے اور انہوں نے اسلامی نظریے کی بنیاد پر ایک سیاسی جماعت کی تشکیل کا جائزہ لیا۔ ایک سو پچاس کے قریب مندوبین طویل بحث و تمحیص کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کے وہ پارٹی کی تشکیل کا اعلان نہیں کریں گے اور نہ ہی اسے سوویت حکام کے پاس رجسٹر کروائیں گے۔ تاہم انہوں نے متعدد کمیٹیاں مثلاً منشور کمیٹی، تنظیمی امور کی کمیٹی وغیرہ۔ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ فی الحال یہ کمیٹیاں دس دس ارکان پر مشتمل ہوں گی اور کمیٹی کا ایک رُکن چیئرمین کے فرائض انجام دے گا۔

اجلاس اس نتیجہ پر پہنچا کہ سوویت یونین کے مسلمانوں کو مسلم اکثریت کے علاقوں میں اسلام کے احیاء کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔ اجلاس میں پارٹی کا نام "PARTIYA ISLAMSKOVO VOZROZHDENIYA" (جماعت برائے احیاءِ اسلام) تجویز کیا گیا۔ فی الحال پارٹی کا مرکزی دفتر ماسکو میں ہوگا۔ جسے بعد میں تاشقند منتقل کر دیا جائے گا۔ مندوبین نے پارٹی کی کچھ شاخیں جمہوریہ یا ضلعی سطح پر کھولنے کی تجویز کو بھی منظور کیا۔

جیسے کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے پارٹی کا مقصد سوویت یونین اور بالخصوص وسطی ایشیا اور ماوراالنّہر میں اسلامی نظریات کے احیا کے لیے جدّوجہد کرنا ہے۔ اجلاس کے شرکا نے سوویت حکومت سے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو شرعی عدالتیں، اسلامی تعلیم کے مراکز وغیرہ کھولنے کی اجازت دی جائے۔ ان کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ مسلم اکثریتی علاقوں کے تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیمات، نصاب کا حصّہ ہونی چاہئیں اور انہیں تبلیغ کی سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔ پارٹی کے بڑے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ روسی آئین میں کچھ ترامیم کے ذریعے اسلامی تبلیغ کے لیے مزید آزادی حاصل کی جائے۔

یہ امر یقینی ہے کہ پارٹی کو حکومت کی جانب سے بندش کی نسبت مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جیسے کہ روزنامہ پراودا نے خبردار کیا ہے کہ ہر ایسی تحریک جو کہ "اسلامی بنیاد پرستی" پر مبنی ہو سوویت یونین کے امن اور عوام کی آزادی کے لیے خطرہ ہے اور اسے تباہ کرسکتی

ہے۔ اسلام بنی نوعِ انسان کے بڑے بڑے ذاتی اور سماجی حقوق کو، جو کہ "فطرت" کی طرف سے انسانیت کو ودیعت کئے گئے ہیں، متاثر کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی کسی بھی تحریک پر اگر ضروری ہو تو طاقت کے ذریعے پابندی عائد کی جائے اور اسے خلاف قانون قرار دیا جائے۔ ایک اور روسی اخبار (LITERATURNAYA GAZETA) نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اپنے ایک حالیہ شمارے میں اخبار نے روسی عوام اور حکومت کو اسلامی بنیاد پرستی کے مضر اثرات سے خبردار کیا ہے۔

پارٹی کو تاشقند میں حکومت کی زیرِ سرپرستی مسلم مذہبی بورڈ کی سخت مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ بورڈ یہ بات قبول نہیں کرے گا کہ سوویت یونین کے مسلمانوں کی نمائندگی کوئی اور تنظیم کرے۔ تاہم پارٹی کے ذمہ داران اس کے مستقبل کے بارے میں بڑے پرامید ہیں۔ انہوں نے زمین پر اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا عزم کر رکھا ہے، کچھ ممبروں نے ایک امام قاضی محمد عبداللہ کے الفاظ سے جذبہ حاصل کیا جب حال ہی میں انہوں نے تاجکستان کی ایک مسجد میں سامعین کے ایک اجتماع سے کہا "وقت آگیا ہے کہ سوویت مشرق کے مسلمان اس علاقے میں اسلامی نظریات کے احیاء کے لیے پیش قدمی کریں۔ اس علاقے میں انشاء اللہ مستقبل قریب میں ایک سچی اسلامی ریاست قائم ہوگی"۔

دریں اثنا مغرب میں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق وسط ایشیا کے ازبک قصبے نمنگان (NAMANGAN) میں اسلامی جمہوری پارٹی کا قیام عمل میں آیا ہے ایک گلوکار دادا خان حسن اس کے سربراہ ہیں یہ جماعت ایرانی انقلاب سے متاثر ہے اور ایک خود مختار اسلامی ریاست قائم کرنا چاہتی ہے۔ (بحوالہ لاس اینجلس ٹائمز۔(KESTON NEWS SERVICE AUG. 30, 1990)

ریڈیو ماسکو نے اپنے ایک نشریے میں شمالی کاکیشیاء کی اسلامی پارٹی "احیاء نو" کے قیام کی اطلاع دی۔ یہ پارٹی داغستان کے دارالحکومت محک قلعہ (MAKHACHKALA) میں قائم کی گئی ہے، داغستان، شیشو انگوشتیا اور کراچیفو چرکسیا (KARACHAEVO-CHERKESSIA) کے علاقوں سے دوسو سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس نے سترہ افراد کی ایک کونسل کا انتخاب کیا۔ شیشتو انگوشیا کے آدم دینوف اس کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ یہ جماعت شرعی قوانین کی بحالی اور مدرسوں (مذہبی سکولوں) کو کھولنے کی حامی ہے۔ (رپورٹ یو ایس ایس آر جلد 2 شمارہ 36۔ 7 ستمبر 1990)۔